ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-04

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

طالب حسین کھوکھر

ایم فل اسکالر، شعبۂ اردو کلیہ فنون والسنہ، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور، سندھ، پاکستان

ضلع گھوٹکی کے اردو شعراء کی شاعری میں تصوف

Talib Hussain Khokhar

M. Phil scholar department of Urdu, Shah Abdul Latif University Khiarpur Sindh Pakistan.

***Corresponding Author:** talibhussainkhokhar786@gmail.com

Mysticism in Urdu Poetry of the Poets of District Ghotki

It takes a great deal of history to produce a little literature. Therefore, there are a few people in this world who master this art. These people may belong to any part of the world. It is not only the domain of developed countries but also developing countries like Pakistan excel in this field as well. The provinces and cities of Pakistan are brimming with people who have contributed to the field of literature. Same is the case with Ghotki, one of the oldest cities of Pakistan. It has produced people with great imagination and Innovation in the field of Urdu literature. People like Maulan Baha-ud-din Bahae, Sufi Muhammad Fakeer Ghoto, Sufi Fakeer Anwar Ali Shah, Fakeer Sobha Laghari, Syed Sattar Dino Shah, Fakeer syed Hazoor Bux Shah, et al, are beacons of light in this regard. The purpose of this study is to let people know how these said individuals of Ghotki have left no stone unturned in the field of Urdu literature, both Poetry and Prose. The purpose of their writing was to spread the message of brotherhood among the diverse inhabitants of Ghotki.

Key Words: *Mysticism, Urdu Literature, Brotherhood Message, Ghotki Sofi Personates.*

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

ضلع گھوٹکی علم اور ادب کا گہوارا رہا ہے، جس میں اردو، فارسی سندھی، سرائکی ادب تخلیق ہوتا رہا ہے۔ نثر و نظم میں ضلع گھوٹکی کے جن ادباء اور شعراء نے اپنے حصے کا کام نہایت ہی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا ہے، ان میں درج ذیل شعراء اور ادبا دشامل ہیں۔

(۱) مولانا بہاءالدین بہائی
(۲) صوفی محمد د فقیر گھوٹو
(۳) صوفی فقیر انور علی شاہ
(۴) فقیر سوبھالغاری
(۵) سید ستار ڈنو شاہ
(۶) فقیر سید حضور بخش شاہ

ہر دور میں صوفیاء کرام نے تصوف کی بیشمار تعریفیں کی ہیں۔اور اپنے علم طبعیت،ذوق، عمل کے مطابق توضیح بھی فرمائی ہے مگر سب تعریفون کا محور و مرکز عشق خدا اور انسان دوستی ہے۔

حضرت امام غزالی کے مطابق

"تصوف علم و عمل کے مجموعے کا نام ہے، علم کے ذریعے نفسیاتی خواہشات سے کنارہ کشی کرنا، تزکیہ نفس کرنا، قلب کو غیر اللہ سے خالی کر کے ذکر الاہی سے آراستہ کرنا تصوف ہے"(۱)

حضرت ابوالبعاس کے مطابق:

"اپنے حال کو پوشیدہ رکھنا اور احسان و ایثار کا نام تصوف ہے"(۲)

شیخ ابوالحسن نور کے مطابق تصوف نہ رسوم میں ہے نہ فقط علوم میں ہے بلکہ یہ سراسر اخلاق ہے، رسم ہوتی تو صرف مجاہدہ سے حاصل ہو جاتی، صرف علم ہوتا تو تعلیم سے حاصل ہو جاتا، اس کے علاوہ بھی بہت سی تعریفین ہیں جو آدمی کو ثابت قدم صوفی بنانے کے لیے مشعل راہ ہیں- ان تعریفون پر عمل کر کے آدمی زہد، توکل، محبت اور معاملات دین میں ایک خاص مقام تک پہنچ سکتا ہے۔ لفظ تصوف پر تبصرہ کرتے ہوئے ہمارے سامنے دو تحقیق شدہ حقیقتین بھی سامنے آئی ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلّہ

"یورپین مشترقین کا خیال ہے کہ تصوف کا منبع "نو افلا طوینت" ہے اور تصوف پر یونانی فلسفہ کی چھاپ ہے، حالانکہ "صوفی" لفظ عربی ہے۔ اور اس کو کسی یونانی زبان سے مشتق سمجھنا اور صوفیانہ خیالات کو یونانی تہذیب سے ماخوذ سمجھنا غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یونانی فلسفی افلاطون کے افکار و خیالات پر جو یونانی کتابین موجود تھین وہ عہد عباسیہ میں یہان آئی، اور ان کا عربی میں یہان ترجمہ ہوا اور ان کتابون میں بھی کوئی ایسی کتاب نہ تھی جو تصوف سے متعلق ہو"(۳)

حضرت امام غزالی کے مطابق تصوف علم و عمل کا نام ہے مگر موجودہ دور میں تصوف میں رہبانیت کثرت سے ہے نہ فقط رہبانیت بلکہ فراریت بھی جو اپنی ذمہ داریون سے فرار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔وہ بھی کسی نہ کسی درگاہ کے صوفی یا فقیر کہلاتے ہیں۔ حالانکہ اس درگاہ کا فقیر ایک کامل صوفی کی زندگی گذار چکا ہوتا ہے اور اپنے کلام اور اقوال میں ایک کامیاب زندگی کا درس دے چکا ہوتا ہے جس میں ان کی پیروی اور عملی نمونے شامل ہوتے ہیں۔ سادہ الفاظ میں تصوف کی تشریح ایسے بھی کی جاسکتی ہے کہ "تصوف کا مقصد تزکیہ نفس کے ساتھ ساتھ دوسرے انسانوں کو فائدہ دینا اور سہولت پہنچانا ہے چاہے اپنا عمل عام لوگوں کی نظر میں کمتر ہی کیوں نہ ہو۔

"یہاں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ صوفیوں کی کتابوں میں موجود برادری اور دوستی کی یہ باتیں محض نظریاتی نہیں ہیں۔ ان کے اقوال اور افعال ہم آہنگ ہیں اور ان کے کلام کی طرح ان کی عمر کی ہر منزل میں قول اور فعل کی اس ہم آہنگی کو دیکھنا ممکن ہے۔ مثلا، صوفی بزرگ اور طریقت بیرامیہ کے بانی حاجی بیرم ولیؒ(متولی ۱۴۳۰) کو لیجیے، ان کی عادت یہ تھی کہ امیروں سے صدقہ جمع کر کے غریب اور محتاجوں میں تقسیم کرتے تھے۔ بازاروں اور گلی کوچوں میں چندہ جمع کرنے کا یہ کار خیر بذات نفس و نفیس وہؒ بھی کرتے تھے اور درویشون سے بھی کرواتے تھے اس میں انؒ کا مقصد یہ تھا کہ ایک جانب درویشوں کے دلوں میں کبر و تکبر اور نفسانی برتری اور خود نمائی کے احساسات مٹ جائیں اور دوسری جانب غرباء اور ضرورت مندوں کی مشکلات کو دور کیا جائے"۔(۴)

دنیا میں ہر ملک، قوم اور ہر خطے کا اپنا اپنا پیغام ہوتا ہے لیکن ضلع گھوٹکی کو جغرافیائی طور پر مخطلف کلچروں اور مذہبی عقائد کے میلاپ کے سبب خاص خصوصیات ہیں۔ ضلع گھوٹکی وہ جگہ ہے جہاں مسلمان، سکھ، ہندو،

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

مارواڑی، سندھی، پنجابی، پٹھان، بلوچ سب آباد ہیں سب کے عقائد، رسوم مختلف ہیں، مگر سندھ کی سرزمین پر آباد ہونے کی وجہ سے رواداری سب میں پائی جاتی ہے اور یہ سب یہاں کے صوفی منش انسانوں کے درس کی بدولت ہے ضلع گھوٹکی کے صوفی منش اولیاء اللہ نے تمام مذاہب اور فرقوں میں یکتائیت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس کا محور انسانیت ہے جو تمام انسانوں کی بنیادی وحدت ہے۔ ایسی ہی باتوں پر مصری شاہ کی ایک بات صادق آئی ہے،

"عشق مارواسلام مذہب محبت عین عبادت" کسی بھی مسلک کے انسان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے مسلک کے لوگوں کو غلط قرار دے۔

"کیون کہ مخطلف مذاہب کی ایک دوسرے کو غلط کہنے کی خود قرآن مجید نے بھی مخالفت کی ہے"(۵)

(ا)مولانا بہاؤلدین بہائی(۱۲۳۹-۱۳۹۷ھ)

مولانا بہاؤلدین بہائی کا تعلق ضلع گھوٹکی سے ہے طریقت میں خواجہ غلام فرید، چاچڑاں شریف کے مرید تھے اس عقیدت اور محبت کا ان پر بہت گہرا اثر ہوا۔ وہ اپنے وقت کے اعلیٰ شاعر تھے زیادہ تر کلام فارس میں طبع ہوا ہے تحقیق کے مطابق۔

"ایران کا بہائی بہاالدین عالی تھا اور سندھ کا بہائی مولانا بہاالدین بہائی بن جلال الدین پتافی تھا"(۶)

مولانا بہاالدین بہائی صرف تکبند شاعر نہ تھے بلکہ فنی اور فکری لحاظ سے اعلیٰ درجے کے شاعر تھے، حقیقت اور مجاز کے متعلق فرماتے ہیں۔

بہائی نے مجازی سے حقیقت کا مزا پایا
خوش حالت میں میری مشہور ہے جمہور کو یارو(۷)

اہل تصوف اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ مجاز حقیقت کی سیڑھی ہے اور پھر ایسے کئی شعراء ہیں جنہون نے مجاز کو حقیقت کی سیڑھی بتایا ہے ایسے ہی ایک انگریز شاعر نے کہا ہے،

"I Sought to hear the voice of God
And climbed the top most steeple
But God declared; Go down again
I dwell among the people" (8)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-04

اس انگریزی ورس میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ، خدا نے بندے سے کہا مجھے اتنی اونچائیون میں ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں میں زمین پر اپنے بندون کے ساتھ رہتا ہون۔ مطلب خدا کو پانا ہے تو اس کے بندون سے ملو، جب تک مجاز کو نہیں پا لیتے تب تک خدا (حقیقت) کو پا لینا نا ممکن ہے۔ مولانا بہاالدین بہائی کی اکثر شاعری فارس میں ہے مگر وہ اردو کے بہت اچھے شاعر ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ مولانا صاحب کو ضلع گھوٹکی کا پہلے اردو شاعر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

صوفی محمد دفقیر گھوٹو(1959 1894)

محمد دفقیر گھوٹو کے اباؤ اجداد "کیچ مکران" کے تھے کیچ مکران سے ہجرت کر کے ضلع گھوٹکی سندھ میں گھوٹو واہی میں سکونت پذیر ہوئے جس کے بعد انھوں نے اپنا چھوٹا سا گاوں بنام "حسین بیلی" قائم کیا محمد فقیر نے ابتدائی تعلیم مختلف مدراس میں حاصل کی اور سات سال تک حسین بیلی مدرسہ میں مدرس کی حیثیت سے درس دیتے رہے۔

"ریاست بہادلپور کا ایک درویش بنام سید عبداللہ شاہ
کچھ وقت تک اس کے پاس ٹھہرا اس نے محمد دفقیر کو
وحدت الوجود کی طرف راغب کیا"(۹)

محمد فقیر نے ۱۹۳۲ کو شعر کہنا شروع کیا اور اکثر کافی پر طبع آزمائی کی محمد دفقیر کا کلام کثیر تعداد میں موجود ہے جن میں اکثر کافیاں اردو میں ہیں فقیر خدا کی وحدانیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں

"طریق عشق میں عاشق کو کوئی آرام نہیں
معنی میں ماسوا اللہ ما قام نہیں" (۱۰)

فقیر سائیں کہتے ہیں کہ عشق حقیقی ہو یا مجازی اپنے محبوب کو اپنی دھڑکنوں میں یاد کرنا ہی اچھا مشغلہ ہے بے خبر رہنا، غافل رہنا عشق کی توہین ہے صوفی فقیر محمد سائیں نے تصوف کے نکات اور صوفی رمزوں کو بہت ہی اچھے طریقے سے سمجھایا ہے جس میں خاص طور پر زاہد، رند، عشق، بندگی، خدا، عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وغیرہ کو اچھے انداز میں سمجھانے کی کوشش کی ہے جس سے عبادت اور یاد محبوب کا اصل فائدہ اور سکون حاصل ہوتا ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-04

صوفی فقیر انوار علی شاہ ۱۹۰۲ - ۱۹۲۱

سید انوا علی شاہ کے اباؤ اجداد اصل عربسان کے رہنے والے تھے رشد وہدایت کے سلسلے میں پہلے صوبہ پنجاب اوچ شریف پھر بلوچیستان اور بعد میں سندھ ضلع گھوٹکی کے گاؤں جہاپنور شریف میں سکونت پزیر ہوئے فقیر سید انوا علی شاہ نے مختلف زبانون اردو، سندھی، ہندی، سرائیکی، بلوچی، فارسی، عربی اور مارواڑی میں شاعری کی مختلف اصناف پر طبع آزمائی کی ہے جن میں غزل کافی دوہڑا وائی رباعی مسدس سی حرفی وغیرہ شامل ہیں انوار سائیں نے اپنی شاعری میں تصوف کی مختلف نکات بیان کیے ہیں جن میں انا الحق جو نعرا منصور ہے سر فہرست ہے

"منصور مئخانے مخمور ہویا
انا الحق اقرار اسرار میں ہوں
احد، عبد، احمد، انوار میں ہوں
جبرائیل خادم، سردار میں ہوں" (۱۱)

انوار سائیں اپنی شاعری میں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جو نعرہ حسین بن منصور کا تھا وہی نعرہ اصل میں میرا ہے انور سائیں کا نعرہ انا الحق کو اپنے سے منصوب کرنے کا مطلب ہے ہماری منزل بھی منصوری ہے یعنی منصور اور میں ایک ہے منزل کے مسافر ہیں انور سائیں کی تخلیق کو دیک کر تنظیم کا فن ذہن کو چھوتا ہے اور اعلیٰ فنی مہارت بھی سامنے آتی ہے۔

فقیر سوبھالغاری – (۱۲۳۵ - ۱۳۲۵)

فقیر سوبھا لغاری کا تعلق ضلع گھوٹکی سے ہے اس کے آباؤ اجداد بہاولپور سے ہجرت کر کے سندھ ضلع گھوٹکی کے گاؤں داد لغاری میں مقیم ہوئے فقیر سوبھالغاری نے چھوٹی عمر میں قرآن مجید پڑھ لیا تھا اور فارسی کی دو مشہور کتب گلستان اور بوستان اچھی طرح جانتے تھے فقیر سوبھالغاری کے شاعری میں رواداری کا عصر غالب ہے

"آدم سراسر ہے کیا ہندو مسلمان
جس آدم کو لاج نہیں وہ شیطان کا شیطان" (۱۲)

فقیر سوبھا لغاری رواداری کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کے ہندو ہویا مسلمان کوئی الگ الگ اشکال کے لوگ نہیں بلکہ دونوں خدا کی تخلیق ہیں اور دونوں نے روحانی شکل میں ایک ہی رب تسلیم کیا ہے بس دونوں کی تہذیب تمدن چال چلت معاشرتی صورتیں الگ الگ ہیں انسان کی اصل پہچان اس کا کردار ہے اور اچھے کردار والا

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

اچھا کہلاتا ہے اور برے والے برے کردار والا برا چاہے وہ مسلمان ہو چاہے وہ ہندو، اس دوہے میں سوبھا فقیر کے اعلیٰ شاعر ہونے کی دلیل ہے۔ سوبھا فقیر کا تخیل اعلیٰ درجے کا ہے

سید ستار ڈنو شاہ صوفی القادری ۱۹۳۹ - ۱۹۹۸

سید ستار ڈنو شاہ کا تعلق ضلع گھوٹکی کے گاؤن جہانپور شریف سے ہے سید ستار ڈنو شاہ بچپن سے ہی سید انوار علی شاہ کے سایہ شفقت میں رہے اس لیے ان پر تصوف کا رنگ غالب تھا سید ستار ڈنو شاہ موسیقی کے دلداہ تھے اور خود بھی گاتے تھے رومان اردو شاعری کے خوبیوں میں سے ایک خوبی ہے اور اس خوبی کو ستار سائیں نے خوب استعمال کیا ہے ستار سائیں کا کلام رومانوی ہے جس میں حسن کی تعریف اور ہجر کا احوال بیان کیا گیا ہے۔

"رخ مہتاب دکھایا تاب پڑا پر تاب حسن حیرت
مجھے محبوب کیا مجذوب خلاصہ خوب ہمارے سر " (۱۳)

ستار سائیں نے لفظوں کو کچھ اس طرح استعمال کیا ہے کہ اُنکی معنوی خوبی اور بھی بڑھ گئی ہے جیسے رخ مہتاب حسن حیرت وغیرہ اصل میں لفظوں کا استعمال ہے کسی شاعر کی شاعری کی تخلیق کی بنیاد ہوتا ہے اور پھر جب خود کو مجذوب کر دیتا ہے تو لفظون کا اپنی حقیقی معنی میں حق ادا ہو جاتا ہے اور رومانی پہلو کو چار چاند لگ جاتے ہیں اور اندرونی کوافی کا استعمال اس کی فنی پختگی کو چار چاند لگا دیتا ہے جس سے اس حسن کے ساتھ ساتھ کمال کی روانی اور پختگی پیدا ہو جاتی ہے

فقیر سید حضور بخش شاہ ۱۹۴۱ - ۲۰۰۵

فقیر سید حضور بخش شاہ کا تعلق ضلع گھوٹکی سے ہے آپ بخاری خاندان کے چشم وچراغ ہیں آپ بچپن سے ہے مست خیال یگانا درویش تھے آپکا کمال حافظہ تھا آپکے طالب اور فقرا ہزاروں کی تعداد میں تھی جس سے ایک بار ملاقات ہوتی اس کا نام اور اس کا پورا پتہ یاد ہو جاتا اگر سالوں بعد وہ آکر ملتا تو اس کو نام سے پکارتے اور پچھلی ملاقات کی نشانیاں بھی دیتے

حضور سائیں اپنے فکر میں دکھاوے کی عبادت سے کثرت سے روکا ہے

"وہ چھپ چھپ کر زمانے سے سبھی کچھ کر گزرتا ہے
دکھاوے کے لیے لیکن نمازین خوب پڑھتا ہے " (۱۴)

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-04

خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی ذکر فرمایا ہے جو بھی عبادت کرو لا مقصود فی الدارین کرو دکھاوے کے لیے عبادت نہ کرو کہ لوگ تجھے نیک نمازی دین دار سمجھیں اور تمہاری عزت کریں مزید رب پاک فرماتے ہیں کہ ایسے عابد و راہد کی عبادت لپیٹ کر اُس کے منہ پر مار دیتا ہوں وہ بظاہر عبادت کرتا ہے مگر چھپ چھپ کے چوری بھی کرتا ہے سود خوری بھی کرتا ہے لیکن دکھاوے کے لیے نمازیں بھی خوب پڑھتا ہے تاکہ لوگ اسے نیکوکار سمجھیں شریف النفس انسان سمجھیں یہ سب کچھ اُس کے لیے عذاب الٰہی ہے حضور سائیں کہتے ہیں کے یہ اُن کی عبادت کسی کام کی نہیں ہے وہ خدا سے دھوکہ کر رہے ہیں حضور سائیں عبادت اور عشق دونوں میں حقیقت پسند ہے

ضلع گھوٹکی کے صوفی بزرگوں نے اپنی شاعری میں اونچ نیچ، ذات پات، رنگ نسل کے فرق کو مٹانے اور مختلف فرقوں اور مذہبوں کے نام پر لوگوں کے درمیان کھڑی ہوئی دیواروں کو گرانے کا کام کیا ہے. آج جو رواداری ضلع گھوٹکی میں پائی جاتی ہے وہ سب ان صوفی بزرگوں کے درس کی وجہ سے ہے جو انہوں نے اپنی شاعری میں دیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ پروفیسر ضیا الحسن فاروقی، "آئینہ تصوف"، پبلشر زاہد بشیر پرنٹرز لاہور، سال ۱۹۹۹، ص ۵۲
۲۔ پروفیسر ضیا الحسن فاروقی، "آئینہ تصوف"، پبلشر زاہد بشیر پرنٹرز لاہور، سال ۱۹۹۹، ص ۵۳
۳۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع، معارف القرآن جلد چہارم، پبلشر ادارۃ المعارف کراچی سال ۲۰۰۸، صفحہ نمبر ۵۴۶
۴۔ پروفیسر محمد یوسف خشک، ڈاکٹر صوفیہ یوسف ڈاکٹر (مرتبین) "ادب اور بقائے باہمی" ناشر شعبہ اردو شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور سندھ پاکستان، سال ۲۰۱۳ء صفحہ ۱۷
۵۔ جی ایم سید، تصوف (مترجم خادم حسین) پبلشر نگارشات سال ۱۹۹۶ صفحہ ۴۴
۶۔ سومرو الھوسایو، ڈاکٹر "خانقاہ بھرچونڈی شریف جی ادبی تاریخ"، پبلشر حافظ الملت اکیڈمی ڈہرکی، سال ۲۰۱۵، صفحہ ۲۱۷
۷۔ مولانا بہاؤالدین بہائی "خطبہ بہائی پتافی"، پبلشر عوامی پرنٹرز سکھر، سال ۲۰۰۰ء، صفحہ نمبر ۲۱
۸۔ Louis I Newman "English Book II" Publisher. STB, Jamshoro, Year 2011, Page # ۱

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 4, (Oct to Dec 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-IV)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

۹۔ صوفی محمد سائیں گھوٹو، ”عہد الست“، مرتب سردار محمدن فقیر گھوٹو، صفحہ نمبر ۲

۱۰۔ عہد الست ص ۱۵۷

۱۱۔ صوفی فقیر سید انور علی شاہ، ”انور سائیں جو رسالو“ (حصہ اردو)، مرتب فقیر سید عبادت علی شاہ، چھاپہ دوسرا، سال۲۰۰۷، صفحہ ۲۲۲

۱۲۔ فقیر سوبھا صاحب علیہ رحمۃ ”دیوان درد عشق“، مرتب خادم الفقرا، فقیر سعد اللہ لغاری، سال ۲۰۱۰، صفحہ نمبر ۲۱۱

۱۳۔ سید ستار ڈنہ شاہ صوفی القادری، ”دیوانِ ستار“، سال ۲۰۰۱ء، صفحہ ۱۳۔

۱۴۔ فقیر سید حضور بخش شاہ، ”ساغر میں سمندر“، پبلشر، صحبت ادبی سنگت جہانپور، سال ۲۰۱۲، صفحہ ۱۲